"ان معاملات میں جہاں ریاست کسی خاص مذہب کو خصوصی قانونی حیثیت دیتی ہے، یہ بات از حد اہم ہے کہ ہر ایک کے لیے آزادیٔ ضمیر کے حق کو قانونی طور پر تسلیم کرنے اور مؤثر طور پر اس کے احترام کا اہتمام کیا جائے۔"

"بین الاقوامی مکالمے کے فروغ" کے لیے لیبیا سے سفارتی تعلقات قائم کیے گئے ہیں۔

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو ویٹی کن نے لیبیا کے ساتھ باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم کر لیے اور طرابلس اور بن غازی میں پاپائی نمائندوں کے تقرر کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر ویٹی کن کے ترجمان نے کہا کہ لیبیا سے سفارتی تعلقات "مذہبی آزادیوں کے میدان میں مثبت نتائج" کے اعتراف اور "بین الاقوامی مکالمے کے فروغ" کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ویٹی کن اور لیبیا کے درمیان مارچ ۱۹۹۴ء سے گفت و شنید چل رہی تھی جب جین لوئیس توران (سربراہ اُمور خارجہ ویٹی کن) نے لیبیا کا دورہ کیا تھا اور اس دورے کے دوران میں ایک "کمیٹی برائے مذہبی آزادی" تشکیل دی گئی تھی، بعد ازاں لیبیا کے سرکاری وفد نے ویٹی کن کا دورہ کیا۔

باقاعدہ سفارتی تعلقات کے اعلان سے ایک روز پہلے کرنل معمر قذافی نے ایک اطالوی ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا "دہشت گردی کو سیاست کے میدان سے بالآخر ختم کیا ہی جانا چاہیے کہ دہشت گردی کو سیاست کہا جاسکتا ہے، مگر یہ سخت قابلِ نفریں اور بزدلانہ سیاست ہے۔" واضح رہے کہ مغربی دُنیا لیبیا پر عالمی دہشت گردی کو فروغ دینے کا الزام لگاتی ہے۔ اپریل ۱۹۹۲ء سے اس کے خلاف اقوام متحدہ نے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور لیبیا کا فضائی رابطہ دُنیا بھر سے منقطع ہے۔ اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیوں کا سبب یہ ہے کہ اُس نے اپنے اُن دو باشندوں کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا جو امریکی اطلاعات کے مطابق ۱۹۸۸ء میں لاکربی (اسکاٹ لینڈ) میں گر کر تباہ ہونے والے پین ایم کے طیارے کو بم سے اڑانے کے ذمہ دار تھے، اسی طرح لیبیا پر یہ الزام بھی ہے کہ ۱۹۸۹ء میں افریقہ میں جو فرانسیسی طیارہ گر کر تباہ ہوا تھا، اس کی تفتیش میں لیبیا نے کوئی تعاون نہیں کیا۔

اطالوی ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کرنل قذافی نے جہاں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ "سیاست سے دہشت گردی" کا خاتمہ ضروری ہے، وہیں اس کے ساتھ ساتھ لیبیا کی "جنرل پیپلز کانگرس" (پارلیمنٹ) نے ایک قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت "سیاسی، مذہبی اور قبائلی نوعیت کی تخریبی سرگرمیوں" میں ملوّث تنظیموں، گروہوں اور افراد کے ساتھ اُن کے خاندانوں کو اجتماعی سزا دی جا

سکتی ہے۔
واشنگٹن نے لیبیا - ویٹی کن سفارتی تعلقات پر چنداں خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ واشنگٹن کے ذمہ داروں نے کہا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اُن ملکوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات کی مخالفت کرتا ہے جو دہشت گردی کی سرپرستی کرتے ہیں اور اُن پر بین الاقوامی پابندیاں عائد ہیں، تاہم واشنگٹن کو ویٹی کن سے توقع ہے کہ وہ لیبیا کو امریکہ کے خدشات سے آگاہ کرتا رہے گا۔

سفارتی تعلقات کے قیام پر ویٹی کن کے ترجمان کا کہنا ہے کہ "ہم نے اِس اقدام سے لیبیا کے مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان مزید تعاون اور دوستی کے فروغ کے لیے راہ ہموار کر دی ہے۔--- ہولی سی کے سفارتی تعلقات کا واضح مقصد کسی ملک میں مقامی چرچ کے مفادات کا تحفظ ہے۔ لیبیا میں دو بشپوں کے تقرر سے وہاں کے پچاس ہزار کیتھولک مسیحیوں کی روحانی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ "نیز اِن تعلقات سے "بین الاقوامی مکالمے کو فروغ حاصل ہو گا۔ قوموں کے ایک برادری ہونے کے تصور کا تقاضا ہے کہ کوئی ملک اپنی اُن ذمہ داریوں سے پہلوتہی نہ کرے جو سب کے مفاد میں ہیں۔"

اسرائیل کے "تشویش ناک فیصلے" امن کے عمل کے لیے خطرہ ہیں۔

پوپ جان پال دوم نے یہ کہتے ہوئے اسرائیل پر کھلے عام تنقید کی ہے (اور ایسی تنقید شاذو نادر ہی ہوتی ہے) کہ اسرائیلی حکّام کے حالیہ "تشویش ناک فیصلوں" سے مشرقِ وسطیٰ میں جاری امن کا عمل بُری طرح متاثر ہو سکتا ہے۔

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو اپنے کمرے کی کھڑکی سے باتیں کرتے ہوئے پوپ نے اسرائیل کے فیصلوں کا تعیّن تو نہیں کیا، لیکن اُن کے ریمارکس سے بیت المقدس کے عرب خطّے میں یہودی بستی کی تعمیر کے اسرائیلی فیصلے پر ویٹی کن کے سخت خدشات کا اظہار ہوتا ہے۔ پوپ کے ان ریمارکس سے دو روز پہلے اسرائیلی کابینہ نے مغربی کنارے سے محدود انخلاء کے منصوبوں کی منظوری دی جو فلسطینی حکّام کی توقعات سے کہیں کم ہے اور اس سے امن مذاکرات میں ایک اور بحران پیدا ہوا ہے۔

پوپ کے الفاظ میں "بیت المقدس میں اسرائیل کی طرف سے تشویش ناک فیصلے کیے گئے ہیں جن پر بین الاقوامی برادری نے تشویش کے ساتھ توجہ دی ہے۔--- ان سے امن کے عمل اور اس باہمی اعتماد کے جذبے کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے جو امن کے لیے ازحد ضروری ہے۔"

پوپ نے تفصیلات میں جانا تو پسند نہیں کیا، تاہم اُنھوں نے بیت المقدس کو حالیہ واقعات کے باعث دُنیا کی اُن جگہوں میں شامل کیا ہے جو پریشانی کا باعث ہیں۔ پوپ کے الفاظ میں یہ بحران لالچ اور ضد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، صرف تعمیری مکالمے ہی سے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔